قادیانی پراپیگنڈے کے توڑ کے لیے امریکہ میں ریڈیو اسٹیشن قائم کر دیا گیا

لندن (اسلام نیوز) نارتھ امریکہ میں قادیانیوں کی ریڈیو اور میڈیا پر بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور دجل و تلبیس پرمبنی پراپیگنڈے کا توڑ کرنے کے لیے اور صحیح اسلامی تعلیم کو روشناس کرانے کے لیے کچھ عرصہ قبل حافظ صدیق ستہ اور دوسرے مسلمانوں نے ایک ریڈیو اسٹیشن قائم کیا ہے اور اس کی نشریات کو چند ہفتوں میں ہی بڑی مقبولیت حاصل ہونا شروع ہوگئی ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن باوا (عالمی مبلغ ختم نبوت، ڈائریکٹر ختم نبوت اکیڈمی لندن) نے مبارک باد کے علاوہ مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ یہ ریڈیو انٹرنیٹ کے اوپر اس ایڈریس پر بھی سنا جاسکتا ہے۔ **Kile AM 1560 Houston Taxas-Home** مورخہ ۳ر جولائی ۲۰۰۵ء کو اس ریڈیو کے منتظمین نے جرمنی سے شیخ راحیل احمد کا لائیو انٹرویو نشر کیا۔ اس میں حافظ صدیق ستہ، مولانا حافظ اقبال اور جناب عاطف آف ہوسٹن، ٹیکساس پر مشتمل پینل نے شیخ صاحب سے انٹرویو کیا۔ جس میں شیخ صاحب کی سابقہ زندگی کا قادیانی پس منظر، اسلام قبول کرنے کی وجہ، کہاں اور کس کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اسلام میں آنے سے پہلے اور آنے کے بعد کی کیفیت پر مشتمل سوالات کئے۔

شیخ راحیل صاحب کے انٹرویو سے قبل مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب کا پاکستان سے لائیو تفصیلی بیان ہوا۔ سامعین کی لگاتار فون کالز کے ذریعے پتہ چلتا تھا کہ مفتی صاحب کے بیان اور ان سوالات اور جوابات کو بہت پسند کیا گیا ہے اور اس ریڈیو کے قیام نے ان میں ایک نیا جوش بھر دیا ہے۔ موجودہ اور آئندہ مصروفیات کے بارے میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے شیخ صاحب نے بتایا کہ میں نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کرنے کے ساتھ ہی قادیانیت کا کام مختلف مواقع پر تقریروں اور باقاعدہ تحریروں سے شروع کر دیا تھا اور کر رہا ہوں اور ان شاء اللہ آخری سانس تک بلا کسی دنیاوی لالچ اور فائدہ کے رسول کریم ﷺ کی خاتمیت کو قبول نہ کرنے والے فتنہ کی فتنہ انگیزیوں کا مقابلہ کرنے میں مصروف رہوں گا۔ ریڈیو کے منتظمین نے اس انٹرویو اور شیخ راحیل احمد پر قادیانیت سے متعلق سامعین کے سوالات، خیر مقدمی پیغامات اور دلچسپی کو دیکھ کر حافظ اقبال نے بھی اپنے خطاب کا وقت اس پروگرام کو دے دیا اور دوسرے پروگراموں کا وقت بھی قادیانیت پر اور اس سے اسلامی سوالوں کے جوابات کو دے دیا گیا۔ سامعین کے سوالوں کے جواب، جناب حافظ اقبال صاحب، عاطف صاحب، حافظ صدیق ستہ صاحب اور شیخ راحیل احمد صاحب نے بڑی خوش اسلوبی سے دیئے۔ خاص طور پر حافظ صاحب کے کئی سوالوں کا قرآنی آیات اور ان کی تشریح کے حوالے کے ساتھ جوابات کافی موثر تھے۔ ایک سوال

کے جواب میں شیخ راحیل احمد نے بتایا کہ قادیانی اپنے بچوں اور جماعت کی تربیت میں تین باتوں کا خیال رکھتے ہیں۔پہلی یہ کہ بچوں کے دل میں مرزا غلام احمد قادیانی کا نام،اس کے خاندان اور قریبی ساتھیوں کا مقام اس طرح ان کے ذہن میں بیٹھ جائے کہ اس کے مقابلہ میں پیغمبرِ اسلام سیدنا محمد رسول ﷺ کے اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام (نعوذ باللہ) مدہم پڑ جائے۔نیز ربوہ اور قادیان کو اب مکہ اور مدینہ پر افضلیت حاصل ہوگئی ہے (نعوذ باللہ) دوسرے ان کے دماغ میں قادیانی جماعت کے اخراجات اس طرح بیٹھ جائیں کہ وہ کسی معمول کی طرح بلا چون وچرا مرزا قادیانی کے خاندان کے اللے تللے پورے کرتے رہیں اور تیسری بات علمائے اسلام سے نفرت اور ان کی ہر بات کو جھوٹ سمجھیں تاکہ قادیانی مذہب کا دجل عام قادیانی پر نہ ظاہر ہوجائے۔قادیانیوں کے دماغ میں یہ بات بھی ڈالی جاتی ہے کہ وہ مسلمانوں کو اپنی راہ کا کانٹا سمجھیں اور ہر طریق پر ان کانٹوں کو ہٹائیں۔بہت سے سامعین کے علاوہ خاص طور پر لندن سے پروگرام کے دوران ختم نبوت اکیڈمی کے کارکنان کی طرف سے بھی مبارک باد اور پسندیدگی کے ٹیلی فون لگاتار آتے رہے۔جس سے منتظمین کو بہت خوشی ہوئی اور دینی کام کرنے کے لیے ان کے حوصلے مزید بلند ہوئے۔دوسری جانب ویب سائٹس پر ساتھی لائیو پروگرام سن رہے تھے اور اپنے اپنے ملکوں سے ٹیلی فون کرکے اس پروگرام میں شریک ہو رہے تھے۔اس ریڈیو سٹیشن کے بانی ممبر حافظ ستار صاحب نے ہوسٹن میں مسلم اداروں کا تعارف بھی کرایا اور پیشکش کی کہ آپ کو اسلام پر جس قسم کی معلومات چاہیے ہوں،ان کے حصول کے لیے وہ ہر قسم کا تعاون کریں گے۔

پروگرام میں قادیانیوں کو اسلام کی طرف راغب کرنے کے متعلق سوالوں کے جواب میں شیخ راحیل احمد نے کہا کہ ہم سخت زبان استعمال کرکے یا طنزیہ گفتگو کرکے قادیانیوں کو اسلام سے مزید دور تو کر سکتے ہیں لیکن قریب نہیں لا سکتے۔ان سے اچھا برتاؤ کیا جائے اور حکمت واخلاق اور اسوۂ رسول اکرم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے ان کو پیغام دیا جائے۔اس موضوع پر پینل کے ممبر حافظ اقبال صاحب نے بھی اسلامی احکام کی قرآنی آیات کے حوالے سے تشریح کی۔سامعین کے ساتھ منتظمین کے لیے بھی یہ ایک خوشگوار حیرت تھی کہ یہ پروگرام چالیس سے زیادہ ملکوں میں سنا جا رہا تھا۔اس سے اہل اسلام کی اپنے عقیدہ ختم نبوت سے والہانہ اور گہری وابستگی کا اظہار ہوتا ہے۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ قادیانی جو میڈیا پر ایسے سوالات وجوابات کے کسی موقع کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے جس سے وہ اپنے عقیدہ کا نام متعارف کرواسکیں،اس پروگرام کے دوران ایسے خاموش ہوئے جیسے شیر کے سامنے لومڑی۔شیخ صاحب اور ریڈیو کے انٹرویو پینل کے بار بار چیلنج کے باوجود ایک قادیانی بھی سوال کرنے یا کسی علمی گفتگو یا مناظرے کے چیلنج کو قبول کرنے کے لیے سامنے نہیں آیا۔ریڈیو کے منتظمین نے عہد کیا کہ وہ ان شاء اللہ تعالیٰ اسلام کی سربلندی کے لیے آئندہ بھی سرگرم رہیں گے۔

(روزنامہ ’’اسلام‘‘۔۵/جولائی ۲۰۰۵ء)